

آیت چالیس — شمارہ بیس کی مخفی تاریخ

دوسری ہلاکت — حصہ ہفتم — حزقی ایل

Jeff Pippenger

2026-07-29

یہ ایک قابل قبول بائبل فہم ہے کہ نبی حزقی ایل کو اس کی ابتدائی آیات میں تیس برس کا قرار دیا جائے۔

اور تیسویں سال، چوتھے مہینے کی پانچویں تاریخ کو یوں ہوا کہ جب میں اسیران کے درمیان دریائے کبار کے کنارے تھا، تو آسمان کھل گئے اور میں نے خدا کی روپا دیکھی۔ مہینے کی پانچویں تاریخ کو، جو بادشاہ یہویاکین کی اسیری کے پانچویں سال میں تھی، خداوند کا کلام خاص طور پر حزقی ایل کاہن بن بوزی پر، کسدیوں کی سرزمین میں دریائے کبار کے کنارے نازل ہوا؛ اور وہاں خداوند کا ہاتھ اُس پر تھا۔ حزقی ایل 1:1-3۔

بعض لوگوں کا ماننا ہے کہ "تیسواں سال" ایک مخصوص یوبیلی چکر پر مبنی ہے، جو بادشاہ یوسیاہ سے شروع ہوا اور چالیسویں باب کی پہلی آیت پر ختم ہوا۔

ہماری اسیری کے پچیسویں برس میں، سال کے آغاز میں، مہینے کی دسویں تاریخ کو، شہر کے مارے جانے کے چودھویں سال میں، عین اُسی دن خداوند کا ہاتھ مجھ پر تھا، اور وہ مجھ وہاں لے گیا۔ حزقی ایل 40:1۔

بائبل کے زمانی ماہرین چالیسویں باب کی پہلی آیت کی تاریخ یا تو 28 اپریل 573 ق م قرار دیتے ہیں یا 22 اکتوبر 573 ق م۔ تمام انبیا آخری ایام کی نشان دہی کرتے ہیں، لہذا 22 اکتوبر 573 ق م کی خزاں کی یہ تاریخ اُس سلسلے کی اومیگا تاریخ ہے جو پچاس سال پہلے 5 مئی 622 ق م کو اُس واقعہ میں شروع ہوا جسے "یوسیاہ کی عظیم فسخ" کہا جاتا ہے۔

عدد تیس اُن کاہنوں کی علامت ہے جنہیں اپنی خدمت کا آغاز کرتے وقت تیس برس کا ہونا لازم تھا۔ خواہ حزقی ایل 1 کی آیات 1 تا 3 میں حزقی ایل کی عمر تیس برس بتائی گئی ہو، یا محض ایک کاہن کی علامت کے طور پر اُسے بھی تیس برس کی عمر میں ظاہر کیا گیا ہو۔ اگر آیت 1 کے تیس برس، جیسا کہ بعض دوسرے سمجھتے ہیں، 622 قبل مسیح میں یوسیاہ کی عظیم فسخ سے گزرے ہوئے تیسویں سال کی نمائندگی کرتے ہوں، تو بھی نبوی مضمرات وہی رہتے ہیں۔

یوسیاہ کے معنی "بنیاد" ہیں، اور اُس کی عظیم فسخ نے ایک یوبلی دور کا آغاز کیا جو 22 اکتوبر، 573 قبل مسیح، یوم کفارہ پر اختتام پذیر ہوا۔ یوسیاہ سے 22 اکتوبر تک کی "یوبلی لائن" 1840 سے 1844 کی تاریخ کے ساتھ ہم آہنگ ہے۔ 1840 کی بنیادوں کی نمائندگی بادشاہ یوسیاہ نے بھی کی اور یوسیاہ لچ نے بھی۔ 22 اکتوبر کی نمائندگی یوبلی کے نرسنگ کے سینگ کے بجائے جانے سے ہوئی، ساتھ ہی یوم کفارہ کے سینگ کے بھی۔

اور تُو اپنے لیے برسوں کے سات سبت گننا، یعنی سات مرتبہ سات برس؛ اور برسوں کے ان سات سبتوں کی مدت تیرے لیے انچاس برس ہو گی۔ پھر ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو تو یوبیل کے نرسنگ کی آواز سنوانا؛ کفارے کے دن تو اپنے تمام ملک میں نرسنگا بجوانا۔ احبار 25:8، 9

حزقی ایل بادشاہ یوسیاہ سے لے کر 22 اکتوبر تک یوبیل کی لکیر کے اندر مقرر کیا گیا ہے، ایک ایسی لکیر جو 1840 سے 1844 تک مکاشفہ 10 کے پہلے اور دوسرے فرشتوں کی نمائندگی کرتی ہے۔ حزقی ایل پہلے اور دوسرے فرشتوں کے میلریوں، اور تیسرے فرشتے کے ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی

کرتا ہے۔ حزقی ایل ایک لاکھ چوالیس ہزار کی کہانت کی نمائندگی کرتا ہے، لیکن اس کی بنیادی نبوتی صفت یہ ہے کہ وہ ایک نبی ہے۔

نبی، کاہن اور بادشاہ

بائبل میں تین شخصیات ایسی ہیں جنہوں نے تیس برس کی عمر میں خدمت کا آغاز کیا۔ حزقی ایل کے ساتھ داؤد اور یوسف بھی تھے۔ چونکہ ان سب نے تیس برس کی عمر میں خدمت شروع کی، اس لیے یہ سب کاہن ہیں۔ داؤد بادشاہ کی علامت ہے، یوسف کاہن ہے، اور حزقی ایل نبی ہے، اُس جلالی سہ گانہ بادشاہی میں جو ایک نبی، ایک کاہن اور ایک بادشاہ پر مشتمل ہے۔

تاہم ہم نبی حزقی ایل کو بطور علامت جس طرح بھی منطبق کریں، وہ ایک کاہن ہے؛ اور جب اُسے یوسیاہ سے 22 اکتوبر تک یوبیل کی لکیر میں منطبق کیا جاتا ہے، تو حزقی ایل ایک ایسا کاہن ہے جو ایک لاکھ چوالیس ہزار کے مہر کیے جانے کے زمانے میں ایک کاہن کی نمائندگی کرتا ہے، جیسا کہ 1840 سے 1844 کی تاریخ اور بادشاہ یوسیاہ سے 22 اکتوبر 573 قبل مسیح تک کے واقعات سے بطور نمونہ ظاہر ہوتا ہے۔

بائیس

بائبل واضح کرتی ہے کہ حزقی ایل نے بائیس برس تک خدمت انجام دی۔ "بائیس" ایک لاکھ چوالیس ہزار کی علامت ہے، جو الوہیت کے نشان کے طور پر انسانیت کے ساتھ متحد ہیں۔ اُس تاریخ میں، جس کی نمائندگی یوسیاہ کے فسح سے لے کر باب چالیس کی 22 اکتوبر کی یوبیل کی تقریب تک ہوتی ہے، یوسیاہ کے فسح نے 1838 اور 1840 میں یوسیاہ لیچ کے کام کی تمثیل پیش کی۔ وہ کام پہلی اور دوسری وای کی زمانی نبوتوں کو پیش کرنا تھا۔ اب یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ پہلی اور دوسری وای کی نبوت اُس سے کہیں زیادہ وسیع ہے جتنا ابتدائی علمبرداروں نے پہچانا تھا۔

حزقی ایل، بطور ایک بائبل نبی، اپنی تحریروں میں بائبل کے کسی بھی دوسرے مصنف کی نسبت زیادہ متعین تاریخوں کی نشان دہی کرتا ہے۔

حزقی ایل بائبل نبوت میں ایک دن کے ایک سال کے برابر ہونے کے اصول کا اومیگا ہے۔ گنتی کی کتاب میں، دن-سال کے اصول کا الفا ذکر قادیس میں پہلی بغاوت کے موقع پر ظاہر کیا گیا ہے، جس کے نتیجے میں بیابان میں چالیس سال کی آوارہ گردی واقع ہوئی۔ آخری، یا اومیگا بغاوت کی نمائندگی حزقی ایل باب چار میں کرتا ہے، جہاں یروشلم تباہ کیا جاتا ہے۔

الفا

جن دنوں میں تم نے اُس ملک کی جاسوسی کی، یعنی چالیس دن، اُن میں سے ہر ایک دن کے بدلے ایک ایک سال کے حساب سے تم اپنی بد اعمالیوں کا بوجھ اٹھاؤ گے، یعنی چالیس برس؛ اور تم میرے عہد کے ٹوٹنے کو جانو گے۔ میں، خداوند، یہ کہہ چکا ہوں؛ یقیناً میں اِس تمام بد جماعت کے ساتھ، جو میرے خلاف جمع ہوئی ہے، ایسا ہی کروں گا؛ اِسی بیابان میں وہ فنا کر دیے جائیں گے، اور وہیں مریں گے۔ گنتی 14:34، 35۔

اومیگا

اور تُو بھی اپنی بائیں کروٹ پر لیٹ، اور اسرائیل کے گھرانے کی بدکرداری اُس پر رکھ؛ جتنے دن تُو اُس پر لیٹا رہے گا اتنے ہی دن تُو اُن کی بدکرداری اٹھائے رہے گا۔ کیونکہ میں نے اُن کی بدکرداری کے برسوں کو، دنوں کی تعداد کے مطابق، تجھ پر رکھ دیا ہے، یعنی تین سو نوے دن؛ سو تو اسرائیل کے گھرانے کی بدکرداری اٹھائے رہے گا۔ اور جب تُو انہیں پورا کر چکے، تو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹنا،

اور تو یہوداہ کے گھرانے کی بدکرداری چالیس دن تک اُٹھائے رہے گا؛ میں نے تیرے لیے ہر ایک دن ایک ایک برس کے برابر ٹھہرایا ہے۔ پس تو اپنا رخ یروشلم کے محاصرہ کی طرف کیے رکھنا، اور تیرا بازو ننگا ہو، اور تو اس کے خلاف نبوت کرنا۔ حزقی ایل 4:7۔

قادش اور یروشلم کی تباہی الفا اور اومیگا بغاوت کی نمائندگی کرتی ہے، جو "ایک دن برائے ایک سال" کے اصول کی نمائندہ ہے۔ "ایک دن برائے ایک سال" کا اصول میلریوں کا بنیادی قاعدہ تھا، اور 1840 سے 1844 کی تاریخ میں بھی، جیسا کہ بادشاہ یوسیاہ کی یوبیلی خط میں 22 اکتوبر تک بطور نمونہ ظاہر کیا گیا ہے۔ حزقی ایل کسی بھی دوسرے نبی سے زیادہ تواریخ پیش کرتا ہے۔ حزقی ایل کی تاریخ بندی کے اندر یوبیلی کی خط کی نشاندہی کی گئی ہے، جو حزقی ایل کی گواہی کو براہ راست پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تاریخ، اور اس کے بعد تیسرے فرشتے کی تاریخ کے ساتھ مربوط کرتی ہے۔

"یوبیلی لائن" کے ساتھ ساتھ حزقی ایل اپنے ایک پہلو پر تین سو نوے دن، پھر اپنے دوسرے پہلو پر چالیس دن لیٹا رہتا ہے۔ "چار سو تیس" پرانے اور نئے عہد کا ایک نشان ہے، کیونکہ ابرام کے عہد کے وعدہ میں مصر کی غلامی کے چار سو برس تھے، اور اس کی دوسری گواہی رسول پولس کے ساتھ تیس برس کی صورت میں ملی۔ اس طرح ابرام، (جو بعد میں ابراہیم کہلایا) "پرانے" کا، اور ساؤل، (جو بعد میں پولس کہلایا) "نئے" کا، اپنی گواہیوں کو یکجا کر کے چار سو تیس برس کو ابدی عہد کی ایک علامت کے طور پر قائم کرتے ہیں۔ "تین سو نوے دن" "تو بنی اسرائیل کے گھرانے کی بدکرداری اُٹھائے رہے گا۔" اور "تو یہوداہ کے گھرانے کی بدکرداری چالیس دن تک اُٹھائے رہے گا۔" اس طرح دایاں پہلو اور بایاں پہلو مل کر ابرام اور پولس کے برابر ہوتے ہیں۔

عہد ہمیشہ اطاعت یا نافرمانی—زندگی یا موت—کی بنیاد پر قائم رہا ہے۔ میلری تاریخ میں سال-یوم کے اصول کا معاملہ زندگی یا موت کا معاملہ تھا، اور اس تاریخ کا اعلان پہلے فرشتے نے ابدی خوشخبری کے طور پر کیا۔ "خوشخبری" زندگی یا موت کا معاملہ ہے، اور میلری تاریخ میں زندگی یا موت کی آزمائشی حقیقت ایک دن کے ایک سال کے برابر ہونے کے اصول کے سیاق میں مقرر کی گئی تھی۔ وہ پیشین گوئی جس نے پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی، دوسرے افسوس کی تین سو اکانوے برس اور پندرہ دن کی نبوت تھی۔ ان تین سو نوے دنوں کے اندر جن میں حزقی ایل اپنی بائیں کروٹ پر لیٹا رہا، دوسرے افسوس کی تین سو اکانوے برس اور پندرہ دن کی زمانی نبوت کی ایک تمثیل پائی جاتی ہے۔ نبوت کو درست طور پر تقسیم کرنے کے لیے نبوی بصیرت درکار ہے، لیکن یہ اس سے کم کچھ نہیں کہ یہوداہ کے قبیلے کے شیر کا نیم شبیح کی پکار کے پیغام کو کھولنے کا مسلسل کام ہے۔

میرا اصرار ہے کہ حزقی ایل کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کا ایک نشان سمجھا جانا چاہیے، لیکن بنیادی طور پر روح نبوت کی بخشش کے ایک نشان کے طور پر، خواہ وہ آخری ایام کے ایک نبی کے ظہور کے طور پر ظاہر کی گئی ہو، یا عہد کے ان لوگوں کے ظہور کے طور پر جو سطر پر سطر کے طریق کار کے اصول کو سمجھتے ہیں۔

میرا استدلال یہ ہے کہ تین سو اکانوے برس اور پندرہ دن کی نبوت پر حزقی ایل کی روشنی، اُس خاک جھاڑنے والے آدمی کے اس عمل کے مطابق ہے کہ وہ جواہرات کو بڑے صندوقچے میں ڈال دیتا ہے۔

میں یہ مؤقف رکھتا ہوں کہ حزقی ایل سے حاصل ہونے والی روشنی، جب پیکل مکمل ہو جائے، اختتامی پتھر کے پیغام کا ایک لازمی جز ہے۔

حزقی ایل باب چالیس کی پہلی آیت میں بائیس اکتوبر پر ہے، اور وہیں حزقی ایل کو مستقبل کے پیکل کی روپا دی جاتی ہے۔ وہ پیکل ایک لاکھ چوالیس ہزار کا پیکل ہے، جن کی تعداد کی علامت کے طور پر حزقی ایل پیش کیا گیا ہے۔ وہ جماعت تیسرے اور فیصلہ کن امتحان تک پہنچنے سے پہلے دو آزمائشوں سے گزر چکی ہوگی۔ حزقی ایل کو پیکل میں اپنی روشنی حاصل کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، اور اس لیے وہ

روشنی جو وہ بطور علامت پیدا کرتا ہے اُس روشنی کی نمائندگی کرتی ہے جو اُس وقت آتی ہے جب خدا کے لوگ دانی ایل باب دس کے مطابق نہایت مقدس مقام میں داخل ہوتے ہیں۔

یسوع مسیح کے مکاشفہ کی وہ روشنی جو کھولی گئی ہے، مہلت آزمائش کے بند ہونے سے عین پہلے کھولی جاتی ہے۔

اور اُس نے مجھ سے کہا، اِس کتاب کی نبوت کی باتوں پر مہر نہ لگا، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ جو ناراست ہے، وہ ناراست ہی رہے؛ اور جو ناپاک ہے، وہ ناپاک ہی رہے؛ اور جو راست باز ہے، وہ راست باز ہی رہے؛ اور جو مقدس ہے، وہ مقدس ہی رہے۔ مکاشفہ 10:22، 11۔

گیارہویں آیت میں آزمائش کی مہلت بند ہونے سے ذرا پہلے ”وقت نزدیک ہے“، اور لہذا اسی وقت یسوع مسیح کا مکاشفہ کھولا جاتا ہے، کیونکہ ”وقت نزدیک ہے“۔

یسوع مسیح کا مکاشفہ، جو خدا نے اُسے اس لیے دیا کہ اپنے بندوں پر وہ باتیں ظاہر کرے جو جلد واقع ہونے والی ہیں؛ اور اُس نے اپنے فرشتہ کی معرفت اسے اپنے بندہ یوحنا پر بھیج کر ظاہر کیا: جس نے خدا کے کلام کی، اور یسوع مسیح کی گواہی کی، اور اُن سب باتوں کی جو اُس نے دیکھیں، گواہی دی۔ مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے، اور وہ جو اس نبوت کی باتیں سنتے ہیں، اور اُن باتوں پر عمل کرتے ہیں جو اُس میں لکھی ہیں، کیونکہ وقت نزدیک ہے۔ مکاشفہ 1:3-1۔

لاودیکیہ کے ساتویں دن کے ایڈونٹ ازم کے لیے مہلت آزمائش اتوار کے قانون پر ختم ہو جاتی ہے، اور حزقی ایل کے باب نو میں ایڈونٹ ازم کو یروشلم کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ وہاں وہ لوگ جو ملک میں اور کلیسیا میں کی جانے والی مکروہات پر آپس بھرتے اور فریاد کرتے ہیں، مہر پاتے ہیں۔ مہر لگانے کا عمل اس وقت واقع ہوتا ہے جب اسلام کی مشرقی ہوائیں قوموں کو برانگیختہ کر رہی ہوتی ہیں، عین اس سے پہلے کہ مہلت آزمائش ختم ہو جائے۔ حزقی ایل کے باب آٹھ میں ایڈونٹ ازم کی چار نسلیں اپنے اختتام کو پہنچتی ہیں، اور چوتھی نسل کی علامت ان پچیس راہنماؤں سے دی گئی ہے جو سورج کو سجدہ کر رہے ہیں۔

وہ رویا علامتی طور پر اتوار کے قانون سے ایک دن پہلے، یا عین بند مہلت سے پہلے دی گئی تھی، جیسا کہ یہ چھ، چھ، چھ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

اور چھٹے برس، چھٹے مہینے، مہینے کی پانچویں تاریخ کو ایسا ہوا کہ جب میں اپنے گھر میں بیٹھا تھا اور یہوداہ کے بزرگ میرے سامنے بیٹھے تھے، تو وہاں خداوند خدا کا ہاتھ مجھ پر پڑا۔ تب میں نے نگاہ کی، اور دیکھو، ایک شبیہ تھی جس کی صورت آگ کی مانند تھی: اس کی کمر کی صورت سے نیچے آگ ہی آگ تھی، اور اس کی کمر سے اوپر چمک کی مانند صورت تھی، کہربا کے رنگ کی مانند۔ اور اُس نے ہاتھ کی سی ایک صورت بڑھائی، اور میرے سر کی ایک لٹ پکڑ لی؛ اور روح نے مجھے زمین اور آسمان کے درمیان اٹھا لیا، اور خدا کے رویاؤں میں مجھے یروشلم کو لے گئی، اندرونی پہاڑ کے اُس دروازے تک جو شمال کی طرف رخ رکھتا ہے، جہاں غیرت دلانے والی اُس مورت کی جگہ تھی جو غیرت دلانے کا سبب بنتی ہے۔ اور دیکھو، وہاں اسرائیل کے خدا کا جلال موجود تھا، اُس رویت کے موافق جو میں نے میدان میں دیکھی تھی۔ حزقی ایل 1:8-4۔

چھٹے سال، چھٹے مہینے اور پانچویں دن کی رؤیا عین ”666“ سے پہلے آئی، جو اتوار کے قانون کی ایک علامت ہے، جب لاودیکیائی ایڈونٹ ازم کے لیے مہلت آزمائش بند ہو جاتی ہے۔ وہ رؤیا ”اُسی رؤیا کے مطابق“ تھی جو حزقی ایل نے ”میدان میں“ دیکھی تھی۔ وہ رؤیا جو اُس نے میدان میں دیکھی، اس سے پہلے، تیسرے باب میں مذکور ہے۔

تب میں اُٹھا اور میدان کی طرف نکل گیا؛ اور دیکھو، وہاں خداوند کا جلال قائم تھا، اُسی جلال کی مانند جسے میں نے دریائے کبار کے کنارے دیکھا تھا؛ اور میں منہ کے بل گر پڑا۔ حزقی ایل 23:3۔

”میدان“ کی روپا، جو چھٹے سال، چھٹے مہینے اور پانچویں دن کی روپا تھی، وہی روپا تھی جسے حزقی ایل پہلے دریائے خابور کے کنارے دیکھ چکا تھا۔

اور تیسویں برس، چوتھے مہینے کی پانچویں تاریخ کو یوں ہوا کہ جب میں اسیران کے درمیان ندی کبار کے کنارے تھا تو آسمان کھل گئے، اور میں نے خدا کی روپائیں دیکھیں۔ حزقی ایل 1:1۔

وہ ”خدا کی روپا“ جو حزقی ایل نے دریائے خابور کے کنارے ”دیکھی“، میدان کی روپا تھی، اور وہی روپا حزقی ایل کے ابواب آٹھ تا گیارہ کی بھی تھی۔ وہ روپا اُس سیاق میں پیش کی گئی تھی کہ حزقی ایل مقدس میں نظر کر رہا تھا، اور یہی وہ مقام ہے جہاں باب دس کی ”مراہ“ آئینہ نما روپا پوری ہوتی ہے۔ حزقی ایل اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جو اقدس الاقداس سے پھوٹنے والی نبوی روشنی میں حصہ لیتے ہیں، جب یسوع مسیح کا مکاشفہ مہلت آزمائش کے اختتام سے ذرا پہلے ظاہر کیا جاتا ہے۔

جب ہم بادشاہ یوسیاہ کی اُس یوبیل کی لکیر کی شناخت کرتے ہیں جو فسح سے شروع ہوتی ہے اور 22 اکتوبر پر ختم ہوتی ہے، تو ہم احبار تئیس میں بیان کردہ بہاری عیدوں اور خزانہ عیدوں کی علامت کی شناخت کرتے ہیں۔ وہاں بہار اور خزاں کی عیدیں بائیس بائیس آیات میں بیان کی گئی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے حزقی ایل کی خدمت بائیس برس تک رہی۔ یوبیل کی لکیر کے تیسویں سال میں حزقی ایل کو ہم آہنگ کرنے سے حزقی ایل کی پیدائش یوسیاہ کی احیا کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔ اگر وہ یوبیل کے چکر کے تیسویں سال میں تیس برس کا تھا، تو حزقی ایل کی پیدائش یوسیاہ کی اصلاح کے وقت ہوئی ہوگی۔

حزقی ایل اُن لوگوں کی علامت ہے جو ایمان کے وسیلہ سے اقدس الاقداس میں داخل ہوتے ہیں۔ وہاں پہنچ کر وہ پہیوں کے اندر پہیوں کو دیکھتے ہیں، جو انسانی باہمی تعاملات کی پیچیدہ کارفرمائی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ جیسا کہ مکاشفہ کے باب دس میں یوحنا کے ساتھ ہے، حزقی ایل میلریوں کی نمائندگی کرتا ہے، لیکن زیادہ براہ راست ایک لاکھ چوالیس ہزار کی۔ اُس کی متوازی تین سو اکیانوے برس اور پندرہ دن کی زمانی نبوت، یروشلم کی تباہی کے ساتھ لاؤڈیسیائی ایڈونٹزم کی آخری عدالت کو واضح کرتی ہے، اور اس میں اڑتیس اور چالیس کا معمہ بھی شامل ہے۔

اس میں چار سو تیس برسوں کی علامتی معنویت شامل ہے۔

اس میں چار سالہ عرصہ شامل ہے جس کی نمائندگی 1333 سے 1337، 1449 سے 1453، اور 1840 سے 1844 تک کی مدتیں کرتی ہیں۔

ہم اس نہایت اہم موضوع پر اپنے غور و خوض کا آغاز اگلے مضمون میں کریں گے۔

”إشعياہ، حزقی ایل، اور یوحنا کو دی گئی رؤیاؤں میں ہم دیکھتے ہیں کہ آسمان زمین پر وقوع پذیر ہونے والے واقعات کے ساتھ کس قدر گہرا تعلق رکھتا ہے، اور اُن لوگوں کے لیے جو اُس کے وفادار ہیں، خدا کی نگہداشت کس قدر عظیم ہے۔“ Testimonies, volume 5, 753.

”مسیح خود ہیکل کا خداوند تھا۔ جب وہ اسے چھوڑ دیتا، تو اُس کا جلال بھی رخصت ہو جاتا—وہ جلال جو کبھی قدس الاقداس میں تختِ رحمت کے اوپر مرئی طور پر ظاہر ہوتا تھا، جہاں سردار کابن سال میں صرف ایک بار، کفارے کے عظیم دن، ذبح کیے گئے قربانی کے خون کے ساتھ داخل ہوتا تھا (جو خدا کے بیٹے کے اُس خون کی تمثیل تھا جو دنیا کے گناہوں کے لیے بہایا گیا)، اور اُسے مذبح پر چھڑکتا تھا۔ یہی شیکینہ تھی، یہوواہ کا مرئی مسکن۔“

”یہی وہ جلال تھا جو یسعیہ پر ظاہر کیا گیا، جب وہ کہتا ہے، ’جس سال بادشاہ عزیاہ فوت ہوا میں نے بھی خداوند کو ایک تخت پر بیٹھ دیکھا، بلند اور سرفراز، اور اُس کے لباس کا دامن ہیکل سے بھر گیا‘ [یسعیہ 6:1-8 نقل شدہ]۔“ دی سیونٹھ ڈے ایڈونٹسٹ بائبل کمٹری، جلد 4، 1139۔

یسعیاہ کو دیا گیا رويا آخری ایام میں خدا کے لوگوں کی حالت کی نمائندگی کرتا ہے۔ انہیں یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ ایمان کے وسیلہ سے اُس کام کو دیکھیں جو آسمانی مقدس میں جاری ہے۔ "اور آسمان میں خدا کا ہیکل کھولا گیا، اور اُس کے ہیکل میں اُس کے عہد کا صندوق دکھائی دیا۔" جب وہ ایمان کے وسیلہ سے اقدس الاقداس میں نگاہ کرتے ہیں، اور آسمانی مقدس میں مسیح کے کام کو دیکھتے ہیں، تو وہ ادراک کرتے ہیں کہ وہ ناپاک ہونٹوں والی ایک قوم ہیں، —ایسی قوم جس کے ہونٹوں نے اکثر بطالت کی باتیں کی ہیں، اور جس کی صلاحیتیں خدا کے جلال کے لیے مقدس اور استعمال نہیں کی گئیں۔ جب وہ اپنی کمزوری اور نااہلی کا موازنہ مسیح کے جلالی کردار کی پاکیزگی اور دلکشی کے ساتھ کرتے ہیں، تو بجا طور پر مایوس ہو سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ، یسعیاہ کی مانند، اُس تاثر کو قبول کریں جسے خداوند دل پر ثبت کرنا چاہتا ہے، اگر وہ خدا کے حضور اپنی جانوں کو فروتن کریں، تو اُن کے لیے امید ہے۔ وعدہ کی قوس تخت کے اوپر ہے، اور جو کام یسعیاہ کے لیے کیا گیا تھا وہ اُن میں بھی انجام دیا جائے گا۔ خدا اُس توبہ کرنے والے دل سے اٹھنے والی التجاؤں کا جواب دے گا۔

"خدا کے اس عظیم اور پُرہیبت کام کا مقصد یہ ہے کہ پُولوں کو آسمانی گودام کے لیے اکٹھا کیا جائے؛ کیونکہ زمین خداوند کے جلال سے معمور ہونے والی ہے۔ پس جب لوگ غالب آنے والی شرارت کو دیکھیں اور ناپاک ہونٹوں سے نکلنے والی زبان سنیں، تو کوئی ہراسان نہ ہو۔ جب تاریکی کی قوتیں خدا کے لوگوں کے خلاف صف آرا ہوں؛ جب شیطان آخری عظیم معرکے کے لیے اپنی افواج کو جمع کرے، اور اس کی قدرت عظیم اور گویا قریب قریب ناقابل برداشت معلوم ہو، تو الہی جلال کا واضح منظر، وہ تخت جو بلند اور برتر ہے، اور وعدہ کے قوس سے مقوس ہے، تسلی، یقین، اور سلامتی عطا کرے گا۔" Review and Herald, December 22, 1896.

دریائے کبار کے کناروں پر، حزقی ایل نے ایک بگولہ دیکھا جو گویا شمال سے آ رہا تھا، "ایک بڑا بادل، اور ایسی آگ جو اپنے آپ میں لپٹتی جاتی تھی، اور اس کے گرد ایک چمک تھی، اور اس کے وسط میں عنبر کے رنگ کی مانند کچھ تھا۔" بہت سے پہیے، جو ایک دوسرے کو کاٹتے ہوئے تھے، چار جاندار ہستیوں کے ذریعے حرکت میں تھے۔ ان سب کے بہت اوپر "ایک تخت کی شبیہ تھی، جس کا منظر نیلم کے پتھر کی مانند تھا؛ اور تخت کی اس شبیہ کے اوپر ایک انسان کی مانند شبیہ دکھائی دیتی تھی۔" "اور کروبیوں میں اُن کے پروں کے نیچے آدمی کے ہاتھ کی صورت دکھائی دیتی تھی۔" حزقی ایل 1:4، 26؛ 10:8۔ پہیوں کی ترتیب ایسی پیچیدہ تھی کہ پہلی نظر میں وہ انتشار کا منظر پیش کرتے تھے؛ لیکن وہ کامل ہم آہنگی کے ساتھ حرکت کرتے تھے۔ آسمانی ہستیاں، جو کروبیوں کے پروں کے نیچے موجود ہاتھ سے سنبھالی اور ہدایت پاتی تھیں، ان پہیوں کو چلا رہی تھیں؛ اور اُن کے اوپر، نیلمی تخت پر، ازلی ہستی متمکن تھی؛ اور تخت کے گرداگرد ایک قوس قزح تھی، جو الہی رحمت کی علامت ہے۔

"جس طرح پہیے کی مانند پیچیدگیاں کروبیوں کے پروں کے نیچے موجود ہاتھ کی راہنمائی کے تحت تھیں، اُسی طرح انسانی واقعات کا پیچیدہ کھیل الہی اختیار کے تحت ہے۔ اقوام کے نزاع اور ہنگامہ آرائی کے درمیان بھی، وہ جو کروبیوں کے اوپر متمکن ہے، اب بھی زمین کے معاملات کی راہنمائی کرتا ہے۔"

قوموں کی تاریخ—جو یکے بعد دیگرے اپنے مقررہ وقت اور مقام پر قابض رہیں اور بے خبری میں اُس سچائی کی گواہی دیتی رہیں جس کے مفہوم سے وہ خود واقف نہ تھیں—ہم سے ہم کلام ہے۔ آج ہر قوم اور ہر فرد کے لیے خدا نے اپنے عظیم منصوبہ میں ایک مقام مقرر کیا ہے۔ آج انسانوں اور قوموں کو اُس کے ہاتھ کے شاغول سے ناپا جا رہا ہے جو کبھی خطا نہیں کرتا۔ سب اپنے ہی انتخاب سے اپنی تقدیر کا فیصلہ کر رہے ہیں، اور خدا اپنی مقاصد کی تکمیل کے لیے سب پر حاکم و غالب ہے۔

”وہ تاریخ جسے عظیم آنا المَوْجُود نے اپنے کلام میں متعین کیا ہے، اور جو نبوتی زنجیر میں ایک کڑی کو دوسری کڑی سے ملاتی ہوئی، ماضی کی ابدیت سے مستقبل کی ابدیت تک پھیلی ہوئی ہے، ہمیں بتاتی ہے کہ آج ہم زمانوں کے تسلسل میں کہاں کھڑے ہیں، اور آنے والے وقت میں کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ نبوت نے جو کچھ، موجودہ وقت تک، وقوع پذیر ہونے کے لیے پہلے سے بیان کیا تھا، وہ سب تاریخ کے صفحات پر ثبت ہو چکا ہے، اور ہم یقین رکھ سکتے ہیں کہ جو کچھ ابھی آنا باقی ہے، وہ بھی اپنی ترتیب کے مطابق پورا ہوگا۔“ Education, 178.